کے استعمال سے مفر نہیں۔ جن مفروضات پر اب تک فتاویٰ دیے جاتے رہے ہیں، ان میں بھی تبدیلی آچکی ہے۔ اب بنک میں چھوڑے ہوئے سود کا مصرف لازماً اسلام کے خلاف ہونا ضروری نہیں، اس لیے کہ یہ نظام خود مسلمان چلا رہے ہیں۔ اسلامک ڈویلپمنٹ بنک کے پاس سود کی بڑی رقم ہوتی ہے جو وہ اپنی دانست میں کار خیر میں خرچ کرنا چاہتا ہے۔ پھر کرنٹ اکاؤنٹ اور سیونگ اکاؤنٹ کی بحث بھی نظری رہ گئی ہے۔ جو پیسہ بنک کے پاس ہوتا ہے، کسی بھی اکاؤنٹ میں ہو، اس سے وہ "نفع" کماتا ہے۔ کرنٹ اکاؤنٹ کی صورت میں تعاون عَلَى الْاِثْمِ وَ الْعُدْوَان زیادہ شدید ہوتا ہے --- خواہ رقم جمع کرانے والا قانوناً سود کے کاروبار سے بچ جائے۔ اس لیے کہ یہ "نفع" سب بنک کے پاس رہتا ہے۔ اور اب اکثر ممالک میں کرنٹ اکاؤنٹ پر بھی سود دیا جانے لگا ہے اس لیے کہ یہ تسلیم کیا گیا ہے کہ یہ صریح ناانصافی ہے کہ بنک کرنٹ اکاؤنٹ والے کا پیسہ استعمال کرے اور اسے کچھ نہ دے۔ سیونگ اکاؤنٹ کی صورت میں کم سے کم بینک کے ساتھ تعاون اور اس کی تقویت کچھ کم ہو جاتی ہے۔

بہرحال ہمارے پیش نظر ان مذاکرات کے ذریعے مسئلے کا حل پیش کرنا نہیں، اور ہو بھی نہیں سکتا۔ بعض قارئین کی یہ فطری خواہش ہوتی ہے کہ ان کے سامنے صرف ایک حل لایا جائے جس کو ترجمان یقینی اور قطعی صحیح حل کے طور پر پیش کرے۔ یہ بھی نہیں ہو سکتا۔ اول تو اجتہادی مسائل میں اختلاف، بلکہ متضاد فتاویٰ سے کوئی مفر نہیں۔ یہ اختلاف، اجتہاد کا فطری تقاضا ہے۔ یہ عہد صحابہ سے ہوتا چلا آیا ہے۔ دوسرے، ترجمان کی حیثیت نہ مجتہد کی، نہ قاضی کی۔ یہی مسلک صاحب ترجمان رحمت اللہ علیہ کا تھا اور وہ اسی پر کاربند تھے۔ ہاں ان کا یہ مقام تھا کہ وہ اپنی رائے بھی ظاہر کر دیں۔ یہ ہمارا مقام نہیں۔ لیکن اپنی رائے کو ناطق رائے کا مقام دینے سے وہ بھی اجتناب کرتے تھے۔ تیسرے، یہ بھی ان کا مسلک ہے، اور ہم اس پر کاربند رہنا چاہتے ہیں، کہ اختلاف ہو تو ساری آرا کو بیان کر دیا جائے۔ اس مقصد کے لیے تفہیم القرآن اور رسائل و مسائل کا پڑھ لینا کافی ہو گا۔

ہمارا مقصد یہ ہے کہ بحث و نظر کی راہ کھلے، یہ ادراک و شعور پیدا ہو کہ اختلاف ہوا کرتا ہے، شدید بھی ہوا کرتا ہے، متضاد آرا تک بھی مجتہدین پہنچ سکتے ہیں، سلف بھی پہنچے ہیں، اور خلف بھی۔ ہم چاہتے ہیں کہ قارئین یہ بھی دیکھیں اور سیکھیں کہ علما کس طرح اجتہاد و استدلال کرتے ہیں، کس طرح بحث مباحثہ کرتے ہیں، اس طریق میں کیا خوبیاں ہیں اور کیا خرابیاں۔ ہم چاہتے ہیں کہ اس طرح مسائل کا شعور و ادراک بڑھے، رواداری و تحمل پیدا ہو، وسعت ظرف میں اضافہ ہو، اختلاف کی بنیاد پر فوراً تجدد پسندی، مغرب زدگی، گم راہی اور کفر و فسق کے لیبل اور فتاویٰ چسپاں کرنے کی روش ختم ہو۔

امید ہے قارئین اس مذاکرہ کو اسی حیثیت سے پڑھیں گے اور دلچسپ و مفید پائیں گے۔ (مدیر)

۱۔ مفتی نظام الدین، دیوبند

جو بینک غیر سرکاری ہوں، اس میں جمع کردہ روپے پر جو رقم سود کے نام سے ملے اس کو وہاں سے نکال کر، اس کے وبال سے بچنے کی نیت سے، مسلم غربا و مساکین کو جو مستحق زکوٰۃ ہوں، بطور صدقہ